بیسویں صدی کی اولین اردو لغت قرآن - عمدہ لغات قرآن

جمشید احمد ندوی

قرآن سرچشمہ ہدایت ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف علوم وفنون کا منبع ومصدر بھی ہے۔ اس کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ اس کے علوم ومعارف سوتے آج تک خشک نہیں ہوئے اور نہ قیامت تک ہوں گے۔ چوں کہ قرآنی علوم ومعارف تک رسائی کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ کے صحیح معانی ومفاہیم سے واقفیت ضروری ہے اس لیے قرآنی الفاظ کے معانی پر عربی اور دوسری زبانوں میں مستقل بالذات کتابیں لکھی گئیں۔ لغات قرآنی کے موضوع پر غالبًا اردو زبان کا دامن سب سے زیادہ وسیع ہے چنانچہ اس موضوع پر مفصل ومختصر متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان تمام کتابوں کا مشترکہ اور بنیادی مقصد قرآن کے معانی کی ترسیل اور اس کی آیات کی تفہیم کو آسان بنانا ہے تاکہ مقدس کتاب پڑھنے والے اسے سمجھ بھی سکیں۔

راقم نے لغات قرآنی کے موضوع پر ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جو علوم القرآن کی خصوصی اشاعت ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں'' شائع ہو چکا ہے۔ اس مقالہ میں متعدد اردو کتب لغات قرآنی کے تعارف وتجزیہ کے علاوہ ان اسباب کی نشان دہی بھی کی گئی ہے کہ متعدد تراجم وتفاسیر کی موجودگی میں الفاظ قرآن پر مشتمل مستقل لغات مرتب کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

راقم نے اس مقالہ میں حاجی محمد بن عبداللہ کی کتاب ''عجائب البیان فی لغات القرآن'' (مطبع نامی، لکھنؤ ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء) کو بیسویں صدی کی اولین لغت قرآن قرار دیا تھا لیکن مزید تلاش وتفحص کے بعد اس سے بہت پہلے شائع ہونے والی کتاب ''عمدہ لغات قرآن از شہید الدین احمد'' کا پتہ چلا جس کے بارے میں حتمی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ

یہ اردو زبان میں لکھی جانے والی اولین لغت قرآن ہے۔

''عمدہ لغات قرآن'' کا سنِ تالیف ۱۹۰۱ء ہے۔ یہ تاریخ کتاب کے عنوان ''عمدہ لغت قرآن'' سے بھی نکلتی ہے گویا اس کا یہ عنوان تاریخی ہے جس سے اس کتاب کے سن تالیف کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب کے آخر میں مرتب نے حسب ذیل تاریخی قطعہ نقل کیا ہے:

خدا نے کیا فضل جب بیحساب — تو میں نے لکھی بس یہ نادر کتاب

سن عیسوی کے لئے بیگمان — رکھا نام عمدہ لغات قرآن
۱۹۰۱ء

پئے سال ہجری سنین خوشحال — یہ فرہنگ قرآن ہے بے مثال
۱۳۱۹ھ

مرتب نے اپنے نہایت مختصر مقدمہ میں جو صرف پانچ سطروں پر مشتمل ہے، وجہ تالیف اور کتاب کا نام بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اُس نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ علیہ کے طفیل میں ہم مسلمانوں کو اپنا کلام پاک قرآن مجید عطا فرمایا اور محض اپنی رحمت کاملہ سے کمترین شہید الدین احمد غفرلہ ذنوبہ خلف مولوی جلال الدین احمد ابن مولانا محمد عبد الاعلیٰ نور اللہ مرقد ہما، متوطن بنارس کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ بغرض آسانی شائقان ترجمۂ قرآن مجید تمام لغات قرآن کو بہ ترتیب حروف تہجی مع معانی اردو ۱۳۱۹ھ میں جمع کر کے عمدہ لغات قرآن (۱۹۰۱) نام رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرما کر میری نجات کا ذریعہ کرے''۔ (مقدمہ مرتب: ص۲)

۱۶۶ صفحات پر مشتمل مذکورہ کتاب مطبع مجیدی، کانپور سے رجب المرجب ۱۳۲۹ھ/ جولائی ۱۹۱۱ء میں چھپی تھی جس کا ایک نسخہ نواب مزمل اللہ لائبریری، مزمل منزل، علی گڑھ میں موجود ہے۔

مرتب نے اس کتاب میں حسب ذیل طریقہ کار اختیار کیا ہے:

۱- الفاظ قرآن کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے جس کی وضاحت مرتب نے خود ہی اپنے مقدمہ میں کی ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے طریق کار یہ اختیار کیا ہے کہ کتاب کو تین کالموں میں تقسیم کیا ہے، ہر کالم کے اوپر وہ دو حرف لکھے گئے ہیں جن

سے شروع ہونے والے مرکب الفاظ کے معانی اس کالم میں بیان کیے گئے ہیں۔ جہاں سے نئے لفظ/ الفاظ کے معانی شروع ہوتے ہیں وہاں کالم کے دائیں جانب ان الفاظ کے ابتدائی دو حرف لکھ دیئے گئے ہیں تا کہ قاری کسی لفظ کو آسانی سے تلاش کر سکے۔ بطور نمونہ حرف الف سے شروع ہونے والے چند الفاظ یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

	آ اب ات		ات اث		اث اخ
ا	ا: کیا، اَے (الف، بڑی یاء) (یہ حرف استفہام ہے ندا کے واسطے آتا ہے، متحرک کو ہمزہ اور ساکن کو الف کہتے ہیں۔		اتیت: تو نے دیا اتیتُ، میں نے دیا اتیۃ: آنے والی اتیتم: تم نے دیا اتیتموا: تم نے دیا		اثم، گنہگار، آثمین اثمون جمع اثمین: گنہگار، اثم واحد اخذین: لینے والے، اخذ واحد اخر: پچھلا
اب	ابـاء: باپ دادے، أب واحد اتِ: تو لا اتِ: آنیوالا اتیٰ: اس نے دیا اتوا: انھوں نے دیا اتوا: تم دو، تم لاؤ اتی، میں آؤنگا	اث	اتین: تم دیتے رہو اتین: انھوں نے دیا اتینا: ہم نے دیا آثار، نشانیاں، قدم، أثر واحد اثر: اس نے پسند کیا	اخ	یوم الآخر: پچھلا دن، قیامت اخر: دوسرا، اور اخران: دو دوسرے، دو اور اخرۃ: پچھلی، عقبی اخرون: دوسرے، اور لوگ اخرین: پچھلے لوگ

مندرجہ بالا نمونوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرتب نے تقریباً ہر لفظ کے معنی الگ الگ بیان کیے ہیں۔ انھوں نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ کالم کے دائیں جانب صحیح جگہ پر ہی ان دو حروف کو لکھیں جن سے نئے الفاظ شروع ہو رہے ہیں البتہ ایک جگہ وہ اس اصول کی پابندی نہیں کر سکے ہیں مثلاً ''اخذین'' کے دائیں جانب ''اخ'' لکھنا

چاہیے تھا کیوں کہ اسی لفظ سے ''اخ'' سے مرکب الفاظ شروع ہو رہے تھے لیکن مرتب نے أخـذيـن کے بجائے ''اخـر'' کے مدمقابل ''أخ'' لکھا ہے۔ غالبا یہ کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ اس کی کوئی دوسری مثال مجھے نہیں مل سکی۔ اسی طرح بعض الفاظ کے مدمقابل کالم میں کچھ نہیں لکھا گیا ہے مثلاً ''وطأ'' سے پہلے و طا اور ''وعاء'' سے پہلے و ع۔

مذکورہ نمونوں میں ''يـوم الآخـر'' کا اندراج بظاہر حروف تہجی کے اعتبار سے غلط معلوم ہوتا ہے لہٰذا یہاں اس بات کی وضاحت کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر مرتب لفظ کا اندراج کرنے کے بعد بطور استدلال یا وضاحت کے آیت / جزء آیت کو نقل کرتے ہیں اور مذکورہ لفظ کا اندراج بطور استدلال ہے۔ لہٰذا اسے اگر اس جگہ سے ہٹا دیا جائے تو حروف تہجی کی ترتیب مکمل طور پر صحیح ہو جاتی ہے۔

عام طور سے لفظ کے معنی ہی لکھے گئے ہیں تاہم کہیں کہیں تشریحی نوٹ بھی لکھے ہیں مثلاً قـلـم ، كوثر ، حنطة، حصور ، صعد، كهل ، لوح محفوظ ، ليلة القدر ، ليلة مبـاركة، ماعون، ملتقيان، معدودات، نسر ، وسيلة، وصلة ،يعوق، يغوث، يمين، لولون وغیرہ کے معانی کسی قدر وضاحت اور تفصیل سے بیان کیے ہیں۔

مرتب نے عام طور پر مفرد الفاظ کے ہی معانی لکھے ہیں تاہم بعض مقامات پر مرکب الفاظ کے معانی بھی بیان کیے ہیں مثلاً توبة نصوح، سچی توبہ، صاف دل کی توبہ، وجه النهار ، اول دن، ليلة القدر : شب قدر... الخ۔ ليلة مباركة : برکت کی رات، شب براءت... الخ۔ يوم التلاق: ملاقات کا دن (ی گر گئی)، يوم الفصل: فیصلے کا دن، قیامت وغیرہ۔

۲- لفظ کے واحد و جمع بیان کرنے میں مرتب نے یہ طریقہ کار اختیار کیا ہے کہ اگر لفظ واحد ہے تو اس کی جمع اور اگر جمع ہے تو اس کی واحد، لفظ کے معنی بیان کرنے کے بعد نقل کرتے ہیں تاہم متعدد الفاظ ایسے ہیں جن کی واحد یا جمع نہیں لکھی ہے، مثلاً 'کـلـون' آمـنـون، آفـلـيـن، مـنتهون، منشئون وغیرہ کی واحد نہیں بیان کی ہے۔ اسی طرح ثـمن، جانب موذن، موصٍ اور مکرم وغیرہ کی جمع کا ذکر نہیں کیا ہے۔

وہ الفاظ جن کی واحد اور جمع دونوں ہی قرآن میں مستعمل ہوئی ہیں انہیں باعتبار

حروف تہجی مرتب کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر ان الفاظ کے آگے واحد/ جمع کا ذکر بھی کرتے ہیں اور بعض مقامات پر ذکر نہیں کرتے کہ اس کی واحد/ جمع صحیح جگہ پر موجود ہے۔

عام طور سے واحد/ جمع کے معنی الفاظ کے اعتبار سے لکھے ہیں لیکن کچھ جگہوں پر واحد اور جمع دونوں کے معنی ایک ہی بیان کیے ہیں مثلاً آثم اور آثمین دونوں کے معنی صرف گنہگار لکھے ہیں جب کہ آثمین کے معنی گنہگاروں بہت سارے گنہگار بیان کرنا چاہیے تھا۔

۳- انبیاء و دیگر اشخاص، اقوام و مقامات وغیرہ کے نام بھی حروف تہجی کے اعتبار سے بیان کیے ہیں اور مختصر سی وضاحت بھی کرتے ہیں مثلاً آدم کا ذکر "اد" کے تحت کرتے ہوئے لکھا ہے: پہلے پیغمبر جو سب آدمیوں کے باپ ہیں۔

"آذر" کے تحت لکھتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے جو بڑا بت تراش تھا۔ باپ کا نام تارج تھا۔ عرب چچا کو بھی "اب" کہتے ہیں۔

تبع: یمن کے اس بادشاہ کا لقب ہے جو حضر موت، سبا، حمیر تک قابض ہو۔

ثمود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ہے۔

کعبة: بیت اللہ، چار گوشہ گھر

کوثر: بہت نیکی کرنے والا، جنت کی نہر جس کا پانی دودھ سے سفید، شہد سے میٹھا ایک حوض میں بھرا ہے۔ اس حوض میں سونے چاندی کے آبخورے آسمان کے تاروں اتنے تیرتے ہیں...الخ

مکة: نام شہر جو مدینہ منورہ سے دکھن طرف ڈیڑھ سو کوس پر ہے، اس میں آنحضرت ﷺ کا مولد اور بیت اللہ یعنی کعبہ شریف ہے۔

ماروت: نام فرشتہ جو ہاروت فرشتہ کا ساتھی ہے بقول بعض دونوں فرشتے چاہ بابل میں مقید ہیں، لوگ ان سے جادو سیکھ کر ساحران کافر سے مقابلہ کرتے تھے۔

محمد: بہت سراہا ہوا، یہ مبارک نام سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین ﷺ کا ہے... آپ سے پہلے کوئی اس نام سے موسوم نہ ہوا تھا...الخ

مدینة: شہر، مدائن جمع، مدینہ ہمارے حضرت ﷺ کے شہر کا نام ہے جو مکہ سے

اتر طرف ڈیڑھ سوکوس پر ہے آپ مکہ سے ہجرت فرما کر وہاں تشریف لے گئے ...الخ

۴- بعض الفاظ کے متعلق حواشی لکھتے ہیں مثلاً اذر کے اوپر حاشیہ لکھا ہے: ''قرآن شریف میں زائے معجمہ سے ہے''۔

اذر کے معنی لکھے ہیں: اس نے کمر مضبوط کی اور اس پر حاشیہ لکھا ہے: ''نام عم حضرت ابراہیمؑ''

۵- متعدد الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے نحوی وصرفی مباحث کا بھی مختصراً ذکر کرتے ہیں مثلاً ھاءُ و م :تم پکڑلو،تم لو،تم آؤ۔ (اسم فعل)، ھاتین: یہ دو عورتیں (اسم اشارہ تثنیہ مؤنث)، ویکأنّ: تعجب ہے، افسوس ہے، کسائی نے کہا اس کے معنی ہیں ''کیا تو نے نہیں دیکھا''، ان کے نزدیک مرکب ہے ویک- أن سے اور خلیل کے نزدیک مرکب ہے وی کأنّ سے، بعض کے نزدیک مرکب ہے وی- ن۔ خطابی، أن حرف مشبہ بہ فعل سے اور بعض کے نزدیک ویک مخفف ویلک کا ہے، أنّ الگ ہے۔ ھنالک : وہاں (یہ اسم اشارہ بعید اور لام زائد اور کاف ضمیر حاضر مفتوح یا مکسور سے مرکب ہے)، ی: مجھکو، میرا (ضمیر متکلم کبھی فعل کے آخر میں آتی ہے جیسے ضربنی: اوس نے مجھ کو مارا، کبھی اس پر جیسے ثوبی: میرا کپڑا، کبھی حذف ہوجاتی ہے اور کسرہ ماقبل دلادت کے واسطے رہ جاتا ہے جیسے یا عبادِ (اے میرے بندے)، یا: اے (حرف ندا قریب وبعید اسم منادی پر آتا ہے مگر ألا یا اسجدوا میں منادی محذوف ہے)۔

تعلیل صرفی کی مثالوں میں حسب ذیل الفاظ بطور نمونہ پیش کیے جارہے ہیں ورنہ متعدد الفاظ میں مرتب نے تعلیل صرفی کا ذکر کیا ہے:

أبتِ: میرا باپ، أبتی تھا، ی گر گئی، واقِ: نگاہ رکھنے والا، بچانے والا (ی گر گئی) ھاتوا: تم لاؤ، خلیل کے نزدیک أتوا تھا، الف کو ہ سے بدل دیا، یتسنّہ: وہ سڑتا ہے، بد مزہ ہوتا ہے (اصل میں یتسنّنُ تھا آخر کا نون خلاف قیاس ہ سے بدل گیا)، یخصّمون: وہ دشمنی کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں (اصل میں یختصمون تھا بقاعدہ صرف ت کو ص سے بدل کر ادغام کردیا)

یسَّمَّعون وہ خوب سنتے ہیں (اصل میں یتسمعون تھا ت کو س کر کے ادغام

کردیا)، یھدّی: وہ راہ پاتا ہے، اصل یھتدی تھی، ت کو د سے بدل کر ادغام کیا اور ہ کو بوجہ اجتماع ساکنین کسرہ دیا)

اسی ضمن میں وہ بسا اوقات فعل کا مصدر بھی بیان کرتے ہیں مثلاً: لـمـا: بہت سمیٹ کر کے، جمع کر کے (اس کا مصدر ملمہ ہے جمع کرنا)، لوّوا: انھوں نے پھیرا، موڑا، مٹکایا، بٹا، لیّ مصدر، یسـمـن: وہ موٹا کرتا ہے (اسمان: موٹا ہونا، مصدر) یـصـرمون: وہ توڑینگے، کاٹینگے (الصرم خرمے کا درخت کاٹنا، مصدر) یعیی: وہ تھکتا ہے (العیّ تھک جانا)۔

۶- قرآن میں بعض الفاظ کئی معانی میں استعمال ہوئے ہیں چنانچہ ان کے معانی موقع و محل کے اعتبار سے بدل جاتے ہیں۔ مرتب نے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ایک لفظ کے کئی معانی نقل کیے ہیں مثلاً تقصیر: کام میں کمی کرنا، بال چھوٹے کرنا، نماز کم کرنا۔ ثیّبـات: بیاہی عورتیں، ہوائیں، جزء: ٹکڑا، اولاد، حـجـر: منع کرنا، عقل، ایک بستی کا نام ہے۔ حـمـئة: چشمہ گرم، دلدل، عیـن: چشمہ آنکھ، سورج، لـطیف: مہرباں، راز داں، نہایت نازک بھید جاننا، باریک بیں، اللہ کی تعریف ہے، یـظـاهـرون: وہ آپس میں مدد کرتے ہیں، بی بی کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں (مسئلہ جو مرد اپنی بی بی کو ماں کہدے ایک غلام آزاد کرے تب وہ بی بی حلال ہوگی ورنہ حرام از سورہ مجادلہ)

اسی طرح جو الفاظ بظاہر ایک جیسے لکھے جاتے ہیں لیکن ان کے معانی الگ الگ ہوتے ہیں ان کا اندراج الگ الگ کر کے ان کے معانی بیان کر رہے ہیں مثلاً (ثُمَّ): پھر، (ثَمَّ): اس جگہ، وہاں یعنی عالم عقبی، لمَّا: بہت سمیٹ کر کے، جمع کر کے، لمَّا: نہیں، جب، مگر (جازم مضارع)۔

۷- بعض الفاظ کا اندراج حروف تہجی کے اعتبار سے غلط جگہ ہو گیا ہے مثلاً تطئوا کے بعد الوطـا (کچلنا، جماع کرنا) کا اندراج ہے جس کو یہاں کے بجائے حرف و میں ''و ط'' کے تحت آنا چاہیے تھا۔ اس کا اندراج صحیح جگہ پر بھی ہے۔ جزء کے بعد الاجزاء کا اندراج جس کے معنی ''عورت کا لڑکے جننا'' لکھا ہے۔ اس کا اندراج اج کے تحت نہیں ہے غالبا الاجـزاء یہاں نقل کرنے کی وجہ ماقبل معنی سے کچھ مناسبت کا ہونا ہے کہ اس سے پہلے جزء کے معنی ٹکڑا اور اولاد کے لکھے ہیں۔

۹- بعض مقامات پر کتابت کی غلطیاں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً تسع / تسعة کے معنی

''نو'' کے ہیں لیکن نو رلکھا ہوا ہے اور و دّت کے بجائے و رّت ہو گیا ہے۔

۱۰- بعض الفاظ کے معنی غلط مندرج ہو گئے ہیں مثلاً خائنین کے معنی خیانت کرنے والی نقل کیے ہیں حالاں کہ اس کے معنی خیانت کرنے والے کے ہیں۔ یہ کتابت کی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ یضللن کے معنی وہ سایہ ڈالتے ہیں، قریب ہوتے ہیں کے، لکھے ہیں حالاں کہ یہ لفظ جمع مونث غائب کا صیغہ ہے لہٰذا اسی اعتبار سے ترجمہ ہونا چاہیے تھا۔

۱۱- مرتب نے صرف بعض جگہوں پر مراجع ومصادر کا ذکر کیا ہے مثلاً امسخنا کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''غیاث میں ہے کہ غضب الٰہی سے ایک مرد لوطی ہاتھی ہو گیا...الخ، اسی طرح بعض مقامات پر صرفی ونحوی مباحث کا ذکر کرتے ہوئے کسائی اور خلیل کا ذکر کیا ہے۔

۱۲- بعض الفاظ کے معنی بیان کرنے کے بعد بطور استدلال آیت یا جزء آیت کو نقل کیا گیا ہے مثلاً الآخر کے بعد یوم الآخر، التغابن کے بعد یوم التغابن، تدع کے بعد وان تدع مثقلة، تعثوا کے بعد ولا تعثوا فی الارض مفسدین، مال کے بعد مالا ممدا، معدودات کے بعد ایام معدودات، یمین کے بعد أصحاب الیمین اور أصحاب الیمین کے ضمن میں أصحاب المیمنة، أصحاب الشمال اور أصحاب المشئمة کا ذکر کیا گیا ہے۔

مرتب نے جہاں جہاں آیات بطور استدلال نقل کی ہیں وہاں بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حروف تہجی کی ترتیب برقرار نہیں رہ سکی ہے لیکن ایسا نہیں ہے کیوں کہ اگر ان مقامات سے آیات کو ہٹا کر کے دیکھا جائے تو حروف تہجی کی ترتیب مکمل طور پر پائی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا خصوصیات کی روشنی میں ''عمدہ لغات قرآن'' ایک اچھی کتاب قرار دی جا سکتی ہے جس سے قرآن کے الفاظ کے معانی سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ مرتب نے اسے چونکہ حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے لہٰذا ایک مادہ کے مختلف صیغوں، الفاظ کی واحد/جمع کو ان کی صحیح ترتیب کے مطابق نقل کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں ایک کمی محسوس ہوتی ہے کہ ضمائر سے مرکب الفاظ کے معانی بالکل نہیں بیان کیے گئے ہیں مثلاً آباء کم و آبائنا وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

☆